

سوال نمبر 2- پاکستان اور بھارت کے تعلقات کا جائزہ لیں۔

101006154

(بورڈ 2015ء)

جواب: 1- پس منظر

پاکستان اور بھارت دونوں کا قیام برطانوی ہند کی تقسیم کے باعث ہوا ہے۔ مسلمانانِ ہند نے دو قومی نظریہ کی اساس پر ایک طویل جدوجہد پر مبنی تحریک چلائی جسے تحریک پاکستان کا نام دیا گیا۔ قائد اعظمؒ کے مطابق ”پاکستان تو اُسی روز بن گیا تھا جب یہاں پہلا ہندو مسلمان ہوا تھا“۔ ہندوؤں اور انگریزوں کو سیاسی اور سفارتی محاذوں پر ناکامی کے بعد پاکستان کے قیام کو مجبوراً تسلیم کرنا پڑا اور اس کی تکمیل 14 اگست 1947ء کو عملاً پاکستان کے قیام کی صورت میں ہوئی۔ ذیل میں پاکستان اور بھارت کے باہمی تعلقات کا جائزہ پیش کیا جاتا ہے:

2- پاکستان کا قیام اور بھارت کا رویہ

14 اگست 1947ء کو پاکستان قائم ہوا تو اُس کا قیام خالصتاً نظریاتی تھا۔ بھارت کے کانگریسی راہنما جواہر لال نہرو نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ یہ زیادہ سے زیادہ 25 پچیس سال تک قائم رہے گا اس کے بعد یہ خود بھارت کیساتھ شامل ہو جائے گا۔ اس تقسیم کو انہوں نے کبھی بھی خلوص دل سے تسلیم نہیں کیا اور آغاز سے ہی پاکستان کے خلاف سازشوں کا ایک وسیع جال پھیلا دیا، جس کی وجہ سے پاکستان کے قیام سے لے کر موجودہ دور تک دونوں ممالک میں ایک چپقلش اور کشمکش کا سلسلہ موجود ہے۔

3- دریائی پانیوں کی تقسیم اور بھارت

1960ء میں پاکستان اور بھارت کے درمیان دریائی پانی کے مسئلے پر ایک معاہدہ ہوا جسے ”سندھ طاس“ معاہدے کا نام دیا جاتا ہے۔ اس کی توثیق 1961ء میں ہوئی۔ یہ معاہدہ بھارت کی طرف سے یکم اپریل 1948ء کو پاکستان کے تین دریاؤں کے پانی کو روکنے کے باعث پیدا ہونے والے تنازعہ کے نتیجے میں ہوا۔ عالمی بینک اور دیگر ممالک کی مدد سے یہ منصوبہ پایہ تکمیل تک پہنچا۔ بھارت نے وولر بیراج اور بگلیہار ڈیم کے نام سے ایک نیا مسئلہ کھڑا کر دیا ہے جس کے لیے ایک دفعہ پھر عالمی بینک اور عالمی عدالتِ انصاف کی مداخلت یقینی ہو گئی ہے۔

4- 1971ء میں مشرقی پاکستان کی علیحدگی اور بھارت کا کردار

بنگلہ دیش کے قیام کے لیے مشرقی پاکستان میں عوامی لیگ کے راہنماؤں کیساتھ ”اگر تلہ“ کے مقام پر اندرا گاندھی اور مجیب الرحمن کے درمیان ایک سازش تیار ہوئی جس میں مجیب الرحمن کو پاکستان میں داخلی انتشار پیدا کرنے پر بھارت نے ہر قسم کی مدد کی یقین دہانی کروائی۔ اس طرح بھارت نے مشرقی پاکستان میں علیحدگی پسند عناصر کی مدد کی جس کی وجہ سے بنگلہ دیش وجود میں آیا۔

- 5- شملہ معاہدہ اور اعلان لاہور
پاک بھارت جنگ کے بعد ذوالفقار علی بھٹو اور اندرا گاندھی کے درمیان شملہ کے مقام پر معاہدہ ہوا جسے ”شملہ معاہدہ“ کا نام دیا جاتا ہے۔ اس معاہدہ کی رو سے طے ہوا کہ پاکستان اور بھارت اپنے تمام تنازعات کو مذاکرات کے ذریعے سے حل کریں گے۔ اس کے بعد وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی اور نواز شریف کے درمیان 1999ء میں ”معاہدہ لاہور“ ہوا اور یوں اعتماد سازی کا عمل شروع ہوا۔
- 6- جنوبی ایشیائی ممالک کی تنظیم (سارک) اور بھارت
سارک تنظیم جنوبی ایشیائی ممالک کی تنظیم برائے علاقائی تعاون ہے جس کا مقصد معاشی، ثقافتی، معاشرتی اور سیاسی شعبوں میں تعاون اور ترقی ہے۔ پاکستان نے اس تنظیم کو زیادہ مؤثر بنانے کے لیے ہمیشہ اپنا کردار ادا کیا ہے جبکہ بھارت کا کردار اس تنظیم کیلئے زیادہ مثبت نہیں رہا۔ اسی لیے سارک تنظیم اس خطے میں اپنے طے شدہ مقاصد حاصل نہیں کر سکی۔
- 7- مسئلہ کشمیر
قیام پاکستان سے لے کر آج تک پاکستان اور بھارت کے درمیان ناخوشگوار تعلقات کی ایک بڑی وجہ تنازعہ کشمیر ہے۔ عالمی توجہ کے باعث اس وقت پاکستان اور ہندوستان کے درمیان کشمیر سب سے بڑا مسئلہ ہے جو میدان جنگ سے مذاکرات کی میز تک آ گیا ہے۔ کشمیر کی وجہ سے 1948ء، 1965ء اور 1971ء میں تین جنگیں پاکستان اور بھارت کے درمیان ہو چکی ہیں۔ موجودہ حکومتوں کے درمیان مذاکرات اور حریت کانفرنس کے راہنماؤں کے دورہ پاکستان سے اب یہ مسئلہ سیاسی طور پر حل ہونے کی طرف بڑھ رہا ہے۔
- 8- جوہری اسلحہ کی دوڑ اور بھارت
1974ء میں بھارت نے جب ایٹمی دھماکے کیے تو اُس وقت پاکستان کو اپنی سالمیت اور دفاع کے تحفظ کی ضرورت محسوس ہوئی۔ بھارت علاقائی طور پر اپنے آپ کو مضبوط کرنے اور اپنے ہمسایہ ممالک کو دباؤ میں رکھنے کے لیے جوہری اسلحہ کی دوڑ میں شریک ہوا، جس کے باعث پاکستان کو بھی اس میدان میں آگے آنا پڑا اور بالآخر پاکستان بھی ایٹمی طاقت بن گیا۔ جوہری اسلحہ کی اس دوڑ کا ذمہ دار بھی بھارت ہے۔
- 9- تحریک آزادی کشمیر
کشمیر کا تنازعہ بھارت نے پیدا کیا ہے حالانکہ کشمیری عوام اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق اس مسئلے کا حل رائے شماری کے ذریعے چاہتے ہیں۔ بھارت کی طرف سے سخت ردِ عمل کے بعد 1989ء میں کشمیریوں نے تحریک آزادی کشمیر کے لئے مسلح جدوجہد کا آغاز کر دیا اور بھارت کے لیے بے شمار مسائل پیدا ہونے پر بھارت نے پاکستان پر دراندازی اور کشمیریوں کی مدد کا الزام لگایا۔ پاکستان کے اس مطالبے پر کہ وہ کشمیریوں کے حق خود ارادیت کو تسلیم کرے، بھارت ٹال مٹول سے کام لیتا رہا ہے۔
- 10- صدر پاکستان کا جولائی 2001ء میں دورہ بھارت
14 جولائی 2001ء کو صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف نے بھارت کا چار روزہ دورہ کیا۔ صدر پاکستان اور وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی کے درمیان آگرہ میں کانفرنس ہوئی جس کی عالمی سطح پر پذیرائی ہوئی مگر ماضی کی طرح یہ تین روزہ کانفرنس اور مذاکراتی عمل بغیر کسی نتیجے کے ختم ہو گیا۔

بھارت اور پاکستان کے عوام کی خواہش پر اور خطے کی مخصوص جغرافیائی صورتحال اور بڑھتے ہوئے مسائل کے پیش نظر دونوں ممالک کے درمیان ایک نئے دور کا آغاز ہو چکا ہے، جس کے لیے فضا کو سازگار بنانے میں جنوری 2004ء کی سارک کانفرنس منعقدہ اسلام آباد نے اہم کردار ادا کیا ہے، جس میں صدر پاکستان اور بھارت کے وزیر اعظم کے درمیان مذاکرات ہوئے اور کئی سمجھوتے طے پائے اور مذاکرات جاری رکھنے کا ارادہ بھی ظاہر کیا گیا۔ اسی طرح اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس منعقدہ ستمبر 2004ء میں صدر پاکستان اور بھارت کے نئے وزیر اعظم من موہن سنگھ کے درمیان ملاقات ہوئی۔ اس میں بھی مذاکرات کا عمل جاری رکھنے کی یقین دہانی کروائی گئی۔ 2013ء میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس کے موقع پر بھی پاکستان اور بھارت کے وزرائے اعظم کے درمیان ملاقات ہوئی اور مذاکرات کو جاری رکھنے کا اعادہ کیا گیا۔

12- ثقافتی اور ادبی وفود کے تبادلے

فضا کو سازگار بنانے کے لیے دونوں ممالک نے کئی اقدامات کیے جن میں قیدیوں کے تبادلے، ثقافتی اور ادبی وفود کے تبادلے، سیاستدانوں کے دورے، دانشوروں کے دورے، تاجروں کے دورے، عوام کے درمیان روابط کی اجازت کے ساتھ ساتھ دوستی بس سروس کا اجرا جیسے اقدامات پاکستان اور بھارت کے درمیان مستقبل میں اچھے دور کا آغاز ہیں۔ بلکہ یوں کہا جاسکتا ہے کہ دونوں ممالک نے اس بات کو محسوس کر لیا ہے کہ دونوں ممالک کے درمیان تعلقات کی بہتری ناگزیر ہے۔

حاصل کلام

پاکستان کے بھارت کے ساتھ تعلقات شروع ہی سے اتنے اچھے نہیں رہے کیونکہ پاکستان بھارت کی مرضی کے خلاف معرض وجود میں آیا تھا۔ گزشتہ کئی سالوں سے ہماری حکومتیں باہمی تعلقات کو بہتر بنانے کی کوششیں کر رہی ہیں، مگر آج بھی مسئلہ کشمیر، پانی کا تنازعہ اور دہشت گردی جیسے اہم مسائل کی وجہ سے تعلقات میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے بھارت اس خطے کے اہم ممالک میں شمار ہوتا ہے۔ زرعی اور صنعتی طاقت ہونے کے ساتھ ساتھ یہ ایک اہم ایٹمی طاقت بھی ہے۔ پاکستان کے اس ملک کے ساتھ اچھے تعلقات آئندہ نہ صرف پاکستان کے حالات کو مستحکم کرنے میں انتہائی اہم کردار ادا کریں گے بلکہ پورے ایشیائی خطے میں امن اور خوشحالی کا باعث بنیں گے۔